سوتیلے باپ سے پردہ کرنے کا حکم

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3153

تاریخ اجراء: 03ربیع الثانی1446ھ/07اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا سوتیلے باپ سے پردہ لازم ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی لڑکی کا سوتیلا باپ، اگر اس لڑکی کی ماں کے ساتھ، کوئی ایسا فعل کرے کہ جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے مثلاً ہمبستری کرنا یا فقط شہوت سے چھونا یا بوسہ لینا وغیرہ یا نکاح کے بعد ان کے درمیان کم از کم خلوت صحیحہ ہو جائے تو اس سے وہ لڑکی، اپنے سوتیلے باپ پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، اب اس کے بعد اس لڑکی کو اپنے سوتیلے باپ سے پردہ کرنے اور نہ کرنے دونوں کا اختیار ہوتا ہے۔ البتہ! اگر وہ جوان ہو تو اس سے پردہ کر لینا مناسب ہے۔ بلکہ اگر خدا نخواستہ کسی فتنے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں اس سے پردہ کرنا لازم ہے۔

نوٹ: خلوت صحیحہ سے مراد یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان اس طرح تنہائی ہو جائے کہ دونوں کے درمیان ہمبستری سے نہ کوئی طبعی مانع ہو، نہ حسی اور نہ شرعی۔

مانع حسّی: جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہو گی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

مانع طبعی: شوہر اور عورت کے درمیان کسی تیسرے کا ہونا، جو سمجھ دار ہو، اگرچہ وہ سوتا ہو یا نابینا ہو اور اگر وہ شخص بے ہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی۔

مانع شرعی: مثلاً عورت کا حیض یا نفاس کی حالت میں ہونا یا ان میں سے کسی کا رمضان کا ادا روزہ ہونا، یا نماز فرض میں ہونا یا احرام کی حالت میں ہونا۔

قرآن مجید میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:﴿ وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں۔ (پارہ4،سورۃ النساء، آیت 23)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے "ولا تحرم البنت حتی یدخل بالأم" ترجمہ: اور سوتیلی بیٹی اس وقت تک حرام نہیں ہوتی جب تک اس کی ماں سے صحبت نہ کرلی جائے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، کتاب النکاح، فصل: محرمات النکاح، ج03، ص85، مطبوعہ: حلبی، قاھرہ)

درمختار میں ہے "(و) حرم المصاهرة (بنت زوجته الموطوءة۔۔)۔۔ وفي الكشاف واللمس ونحوه كالدخول عند أبي حنيفة وأقره المصنف" ترجمہ: اپنی وہ بیوی جس سے دخول ہو چکا ہو، اس کی بیٹی، مصاہرت کے رشتے کے سبب حرام ہو جاتی ہے اور کشاف میں ہے: اور چھونا اور اس جیسے دوسرے کام امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک دخول کی طرح ہی ہیں اور مصنف نے اسے برقرار رکھا ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج03، ص331، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں امام اہلسنت علیہ الرحمۃ سوتیلی بیٹی کے ساتھ نکاح کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

"اگر اس عورت سے خلوت نہ ہوئی تھی تو اس کے بعد اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے ورنہ حرام، اور اگر کرلیا تو جدا کر دینا اور جدا ہونا فرض قطعی۔" (فتاوی رضویہ، ج11، ص455،454، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "اور خلوتِ صحیحہ بھی وطی ہی کے حکم میں ہے یعنی اگر خلوتِ صحیحہ عورت کے ساتھ ہوگئی، اس کی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ وطی نہ کی ہو۔" (بہار شریعت، ج01، حصہ07، ص23،22، مکتبۃ المدینہ)

خلوت صحیحہ کی تعریف اور موانع کی اقسام کے متعلق بہار شریعت میں ہے: "خلوتِ صحیحہ یہ ہے کہ زوج زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو۔ یہ خلوت (بعض احکام میں) جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں: حسّی، شرعی، طبعی۔

مانع حسّی جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

مانع طبعی جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا، اگرچہ وہ سوتا ہو یا نابینا ہو، یا اس کی دوسری بی بی ہو۔۔۔ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔ مجنون و معتوہ بچہ کے حکم میں ہیں اگر عقل کچھ رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر وہ شخص بے ہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی۔ اگر وہاں عورت کا کُتّا ہے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور اگر مرد کا ہے اور کٹکھنا ہے جب بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔

مانع شرعی مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی مُحرِم ہو، احرام فرض کا ہو یا نفل کا، حج کا ہو یا عمرہ کا، یا ان میں کسی کا رمضان کا روزہ ادا ہو یا نمازِ فرض میں ہو، ان سب صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور اگر نفل یا نذر یا کفارہ یا قضا کا روزہ ہو یا نفلی نماز ہو تو یہ چیزیں خلوتِ صحیحہ سے مانع نہیں۔" (بہارشریعت، جلد2، حصہ07، صفحہ69،68، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ پردے کے متعلق فرماتے ہیں: "اس کا ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب۔ اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب اگر کرے گی گنہگار ہوگی اور محارم غیر نسبی مثل علاقہ مصاہرت و رضاعت ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز۔ مصلحت و حالت پر لحاظ ہوگا۔ اسی واسطے علماء نے لکھا ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے۔ یہی حکم خسر اور بہو کا۔ اور جہاں معاذاللہ مظنہ فتنہ ہو پردہ واجب ہو جائے گا۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص240، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net